

چر نومیر دین - باسائیف مذاکرات: بوڈا نو فسک سے گروزني تک (۲)

گوہ کہ داخلی سیاسی بحران کے پیش نظر اور چین گورنلما نژادوں کی طرف سے جنگ کے دائرے کو روی فیدریشن کے دیگر علاقوں اور دارالحکومت ماسکو تک پھیلانے کی دھمکیوں کو حقیقت میں بدلتے دیکھ کر، رو سیوں نے با مر مجددی "چین با غیوں" سے بات چیت کار اسلام انتیار کر لیا ہے۔ تاہم چین مسلم عوام سے اُن کی شدید غرفت کے پس منظر میں اُن سے یہ توقع کی کی جبی طور نہیں کی جاسکتی کہ وہ چین عوام کے ملی جذبات اور اُن کے حق خود انتیاری کا احترام کریں گے۔ روی ہمیشہ سے نہ صرف چین آبادی کو بلکہ حالیہ روی فیدریشن، سابقہ راز رہائی سلطنت اور سابق سوویت یونین میں شامل تمام مسلم اقوام کو "غیر" سمجھتے رہے ہیں۔ اور اُسیں مقبول و مظلوب کرنے نے زبان کے علاقوں کو "سمی روں" میں شامل کرنے کے لیے ہمیشہ سے طاقت کے استعمال کی پالیسی پر عمل پیرا رہے ہیں، میں ایک روی دستاویز میں اندر سے فرانسیسی قرقاڑی سمن قفتاز کے مقصود علاقوں کے مسلمانوں اور رو سیوں کے درمیان تعلقات کے بارے میں لکھتے ہیں:

"A complete rapprochement between them and us can be expected only when the cross is set up on the mountains and in the valleys and when temples for Christ the Savior replaced the mosques. Until then force of arms is the sole true bastion of our rule in the Caucasus."

"ہمارے، [رو سیوں] اور ان [قفتازی مسلمانوں] کے درمیان مکمل مفاہمت صرف اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ پہاڑوں اور وادیوں میں صلیب کی تنصیب مکمل ہو اور یہ کے نام کی عبارت گاہیں مسجدوں کی جگہ لے لیں۔ جب تک ایسا نہیں ہوتا تب تک قفتاز میں ہماری حکمرانی کی واحد سیجی بنیاد تھیاروں کی طاقت ہوگی۔"

چینیا میں ماسکو کے موجودہ حکمرانوں کی طرف سے طاقت کا ظالماً نہ استعمال اس حقیقت کا واضح

ثبت فرمائیا ہے کہ ماسکو، روسی فیدریشن کے دامن میں زبردستی پر ٹھیکی مسلم اقوام سے متعلق، زار شاہی عہد کی پالیسیوں کے تسلیل کو ہماری رکھتے پر محروم ہے۔

دوسری طرف سابق سویت یونین اور موجودہ رشین فیدریشن میں حامل مسلم اقوام میں سے جیکن وہ واحد مسلم قومیت ہے جس نے رویوں کے ساتھ کبھی بھی کسی بھی قسم کے معابدے یا سمجھوتے پر دستخط نہیں کیے ہیں۔ ”چنانچہ کسی بھی قسم کے ایسے تاریخی نقطہ مراجعت [point of reference] کا وجود نہیں ہے جس کی بنا پر جیکن مسلم عوام سے یہ مطالہ کیا جائے [یا حکم از کم ان سے یہ موقع رکھی جائے آکہ وہ اپنے آپ کو ”روسی“ کہلانے پر صائم ہو جائیں۔ امریکہ کی قومی سلامتی کے سابق مشیر برلنگی نے جچنیا میں روسی فوجی مداخلت کے بارے میں امریکی استحکامیہ کے ہر مناک روایہ پر تقدیم کرتے ہوئے واشکن پورٹ میں لکھا:

“Both the administration and the Kremlin officials addressing Americans have drawn analogies to the American Civil War. Yet the ridiculous comparison overlooks a fundamental difference. Northern Americans fought Southern Americans in the civil war; but it is not northern Russians who are fighting southern Russians in Chechnya. Chechens are not Russian and do not wish to be Russian, to put it mildly. They are a conquered people ethnically and religiously different from the Russians.”

[امریکی] استحکامیہ اور کریملن کے حکام دونوں نے، امریکیوں کو مطالبہ کرتے ہوئے، جچنیا کی صورت حال کو امریکی خانہ جنگی کے مثابت دی ہے۔ لیکن جچنیا کی صورت حال کو امریکی خانہ جنگی کے ماثل قرار دینے کے اس سائز اگریز عمل میں ایک بنیادی فرق کو یکسر لفڑا نہ کیا گیا ہے۔ شوال کے امریکی خانہ جنگی کے دوران جنوب کے امریکیوں کے خلاف لڑے۔ لیکن جچنیا میں شوال روی کے شری جنوبی روی کے شریوں کے خلاف نہیں لڑ رہے ہیں۔ جیکن لوگ نہ روی ہیں اور نہ روسی کہلانے کی خواہیں رکھتے ہیں۔ وہ ایک مفترض قوم، میں جو اسلامی اور مدنی، دو فوں حوالوں سے رویوں سے مختلف ہیں۔”^{۲۳}

امریکی قومی سلامتی کے سابق مشیر اپنے اس مضمون میں مزید لکھتے ہیں کہ ”جچنیا کی صورت حال کو امریکی حوالے سے سمجھنے کے لیے اے پورٹو ریکو [Puerto Rico] سے مثابت دی جانے چاہیے۔ جو ریاستاً نے متعدد امریکہ کی علاقائی چیزیں پر واقع ہے۔ پورٹو ریکو کو مکمل آزادی یا امریکہ کے

ساتھ دولت مشترکہ کے قیام سے متعلق مکمل اختیار دیا گیا۔ اور اس اختیار کو پور ٹوکیو نے آزادانہ انتخاب کے ذریعہ استعمال کیا۔ بریلیکی سوال کرتے ہیں: ”کیا پور ٹوکیو کی یہ مثال جیہنیا کے دار الحکومت پر بزرگ دست بسواری اور وہاں کے باشندوں کے قتل عام کی بجائے ایک بہتر اور منصب حل کی طرف رہنمائی نہیں کرتی؟“

یہ حقیقت مزید کسی وضاحت کی محتاج نہیں ہے کہ جیپن ایک غیر روسی قوم ہیں جنہیں سلطنتِ روس اور سودت یونین میں باہمی رضامندی کے کسی معابدے کے ذریعے شامل نہیں کیا گیا تھا۔ جیہنیا کو زیادہ سے زیادہ روس کی ایک فوا بادی کھما جاسکتا ہے جسے سودت سلطنت کے زوال کے بعد صرف اس صورت میں روس میں شامل رکھا جاسکتا تھا کہ سیاسی مذاکرات کے ذریعہ باہمی رضامندی سے ما سکو اور گروزني کے درمیان اُس کے مستقبل سے متعلق کوئی مسکوتہ طے پا جاتا۔ اسی حقیقت کے پیش نظر ۱۹۹۱ء میں اعلان آزادی کے بعد ہے جیہنیا کی منتخب قیادت ما سکو کے ساتھ مذاکرات پر زور دتی رہی ہے۔ میں حکومت جیپن قیادت کی طرف سے مذاکرات کی اپیلیں مسلسل مسترد کری رہی۔ صدر دودا یسف کی حکومت کے ساتھ مذاکرات کے لیے ما سکو کے حکر ان صرف اس شرط پر تیار تھے کہ وہ جیہنیا کا اعلان آزادی واستقلال واپس لے لے۔ اس بات کو سمجھنا زیادہ مسئلہ نہیں ہے کہ ما سکو کی یہ شرط غیر منطقی تھی۔ جیہنیا کا اعلان آزادی ہی ما سکو اور گروزني کے درمیان اختلافات کا سبب تھا۔ اگر اے جیپن حکومت واپس لے لیتی تو مذاکرات کی کیا ضرورت رہتی؟

روسی ریاست کے خلاف مسلح دہشت گردی کی سر پرستی --- حقیقت یا افسانہ؟

یہاں اس حقیقت کو بھی پیش نظر رکھنا انتہائی ضروری ہے کہ دسمبر ۱۹۹۳ء میں روسی افواج کے جیہنیا میں داخلہ سے قبل جیپن سر زمین پر روسیوں کے خلاف کی بھی قسم کی پر تشدد مسلح کارروائیوں کا وجود نہیں تھا۔ نہ بھی جیپن حکومت اور عوام روسی ریاست کے خلاف دہشت گردی پر مبنی کارروائیوں میں مصروف تھے۔ چنانچہ یہ بات قطعی غیر منطقی ہے کہ ”صدر دودا یسف اور اُن کی حکومت کے ساتھ مذاکرات ما سکو کے لیے جیپن با غیب کے سامنے گھٹتھے گئے“ کے مترادف ہوتے۔

تمارا اڈا گادر سے برتاؤ پار لیئے تھے کے ”ہیومن رائٹس گروپ“ کے لیے تیار کی گئی جیہنیا کی صورت حال کے بارے میں اپنی روپورث میں لکھتی ہیں:

“There was absolutely no armed struggle at the time, no terrorist acts against the Russian state. In other words, talks would have been no climb down, no capitulation at all...”

اُس وقت [اُنک] کسی قسم کی مسلح جدوجہد [روسیوں کے خلاف] نہیں تھی، روسی

ریاست کے خلاف دہشت گردی پر مبنی کارروائیوں کا بھی وجود نہیں تھا۔ بالفاظ دیگر [چین حکومت کے ساتھ مذاکرات] ماسکو کے لیے چین حکومت کے سامنے [اب جانے یا جک جانے کا باعث نہ ہوتے۔]^{۲۳}

یہ وضاحت کرنے کی ضرورت اس لیے محسوس کی گئی ہے کہ چینیا کے خلاف برآہ راست فوجی مداخلت کے بعد میں الاقوامی برادری کی طرف سے مذاکرات کے لیے پڑنے والے دباؤ کے جواب میں روی حکومت نے یہ موقف اختیار کیا کہ دودا یسف کی باغی اور دہشت گردی کی سرپرستی کرنے والی حکومت کے ساتھ مذاکرات کوئی معنی نہیں رکھتے۔ رویوں نے اپنا سار انور بیان اس بات پر مرکوز رکھا کہ چینیا میں بر سر اقدار دودا یسف حکومت دراصل "چینی مافیا" ہے جو پورے روں میں منظم جرام میں ملکٹ ہے۔ اور جس کا مقصد روی سی ریاستی مشیری کو دہشت گردی اور تحریب کاری کی مستحکم اور مربوط کارروائیوں کے ذریعے تہذیب والا کرتا ہے۔ روی حکمرانوں کے اس پروگرینڈہ کو مغربی ایوانہنائے حکومت اور ذراائع ابلاغ میں بھی خاصی بذریعی ملی۔ یہاں تک کہ OSCE [ازگنائزیشن فار سیکورٹی اینڈ کوپریشن ان یورپ] جس کی نگرانی میں روی فیدریشن اور چینی حریت پسندوں کے درمیان عالیہ مذاکرات ہو رہے ہیں، کے اہل کاروں نے روی حملہ اور اون کو صرف اُن کی طرف سے "طاقت کے غیر متناسب استعمال" کی بناء پر بدف تقدیم بنا یا۔ امریکی استحکامیہ اور دیگر مغربی دارالحکومتوں کی طرف سے بھی یہی لائن اختیار کی گئی۔ OSCE کے چیزیں نے تو یہاں تک کھاکہ:

"[President] Dudayev's bandits are a threat to the whole of Europe."

"صدر دودا یسف کے لیے پورے یورپ کے لیے خطرہ ہیں۔"^{۲۴}

چینیا میں صرف طاقت کے غیر متوالن استعمال کی بناء پر روی حکمرانوں کو بدف تقدیم بنا نے کا لازمی مطلب یہ ہے کہ مغرب اور سیاسی استحکام اور بجالی اُن کے لیے کام کرنے والے، اس کے اداروں EU وغیرہ اور OSCE نے صبر مالک میں نام نہاد اور روئی تراز نات کو عمل کرنے کے لیے فوجی طاقت کے استعمال کو ایک باقاعدہ پر یکٹس کے طور پر سلیم کر لیا ہے۔ ہاں البتہ [بقول اُن کے] طاقت کا یہ استعمال اندر حدود نہیں ہوتا ہے۔

OSCE اور مغربی دارالحکومتوں کی طرف سے چینیا میں روی افوج کی مداخلت سے صرف نظر کرنے کی اس روشنی کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اُنہوں نے "روی فیدریشن کے ایک داخلی خطے میں مرکزی حکومت کے خلاف مسلح بغاوت" سے متعلق روی پروگرینڈہ کو من و عن قبول کر لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گرونی میں قائم OSCE کے شن کی طرف سے صدر دودا یسف اور اُن کی حکومت کے اہل کاروں کے ساتھ مذاکرات کے سلسلے میں بالکل وہی رویہ سامنے آیا جو کریمان کے حکام کا تھا۔ اُنہوں نے صدر

دودا ایسیف کے ساتھ ملاقات اور بات چیت کو عملہ خارج از امکان قرار دیا ہوا ہے۔ حالانکہ تنازع کے فہریں کی حیثیت سے انہیں صدر دودا ایسیف کو مدد کرنے کے عمل میں شریک کرنے پر اصرار کرنا چاہیے تھا۔ دراصل بین الاقوامی سیاست میں قومی مفادات کو عملہ بین الاقوامی قانون پر فویت حاصل ہے۔ اسی طرح موجود اور ممکنہ اقتصادی مفادات کے تحفظ کو انسانی حقوق کی تتمہ داشت پر ترجیح حاصل ہے۔ انسانی حقوق کو پامال کرنے والی ریاست جتنی طاقتور ہوگی اتنا ہی بین الاقوامی برادری کا رد عمل محضور ہو گا۔ جمہوریہ چین میں رو سین میں کی طرف سے انسانی حقوق کی وسیع پیمائش پر خلاف ورزیوں کے سلسلے میں بین الاقوامی برادری اور غاص کراemer کے اور مغرب کی طرف سے جن لا تعلیم کا مظاہرہ ہوا ہے اُس کی سابق مثالیں یوسینیا ہرزیگومنا، فلسطین اور کشیر، ہیں۔ جہاں بین الاقوامی قانون کی دھیان بمحیر دی گئی ہیں۔ بین الاقوامی برادری اور بڑی طائقوں کی اس منافقت نہ روش کے استثنائی خطرناک تبلیغ برآمد ہو رہے ہیں۔ تیسری دنیا، عالمِ اسلام اور سویت یونین کے آزاد ہونے والی نام سناد "دوسری دنیا" کی ریاستوں میں طاقتور اور مال دار مغربی طائقوں کے خلاف لغرت کے جذبات مزید گھرے ہو رہے ہیں۔

"روس کی علاقائی سلامتی" بمقابلہ "مکوم عوام کا حق خود اختیاری"

جمہوریہ چین میں روی مقام کی داستان بڑی طویل ہے۔ ۱۸۵۹ء میں کئی دھائیوں پر محیط زبردست مقام کے بعد "یلن سٹائل چارجیت" کے تینجے میں سر زمین چین کو فتح کیا گیا۔ چین کا پہلے ذکر ہوا، چینیا اس سے قبل ایک آزاد اور خود منتار ریاست تھی۔ ۱۹۱۸ء سے ۱۹۲۰ء تک چینیا دوبارہ ایک آزاد مملکت کی حیثیت سے دنیا کے لئے پر ابھر۔ لیکن اس مرتبہ بھی اُس کی یہ آزادی گھسپڑ رو سینوں کی طرف سے بزرگ ششیر چینی لی گئی۔ ۱۹۳۳ء میں سر زمین چین کی سلم شاخت کو سر تباہ و برہاد کرنے کی غرض سے چین مسلمانوں کو اجتماعی طور پر برٹے ظالماً نہ اندرا میں وطنی ایشیا اور سابق سویت یونین کے دیگر علاقوں کی طرف وطن بدر کیا گیا۔ ۱۹۴۷ء میں جب چین مسلمانوں کو دوبارہ اپنے وطن میں آباد ہونے کی اجازت ملی اور وہ اپنے وطن میں آباد ہونے کے لیے پہنچے، تو ان پر یہ اندوہنک اکٹاف ہوا کہ وسیع پیمائش پر رو سینوں کی آباد کاری کے ذریعہ ان کے وطن کی شاخت کو بدل ڈالا گیا ہے۔ ان کی زمینیں اور جانیدادیں نئے آباد کاروں میں تقسیم کر دی گئیں۔ مسجدوں اور اسلامی شاخت کے دیگر اداروں کو شہید اور مسماں کے ذریعہ ان کے وطن کی شاخت کو بدل ڈالا گیا ہے۔ اُن کی زمینیں اور جانیدادیں نئے آباد کاروں میں قسم کردی گئیں۔ مسجدوں اور اسلامی شاخت کے پاتھوں میں قتل عام کا نشانہ بننا پڑا۔ روس میں شامل دیگر سلم قومیتوں کو بھی اسی قسم کی کارروائیں کا نشانہ بنایا گیا۔ چینیا اور روس کی دیگر سلم قومیتوں کی اس اندوہنک تاریخ کی یہ چند جملکیاں اس بات کی واضح شادت پیش کرتی ہیں کہ نہ صرف جمہوریہ چینیا بلکہ ظلم و برہاد، طاقت کے بے تحاش استعمال اور مقامی آبادی کے ستم قتل عام کے ذریعے قفتان، مشرقی یورپ، وادی والا اور وطنی ایشیا کے مسلمان، نومبر - دسمبر ۱۹۹۵ء ۔

سائیر یا میں جتنے بھی مسلم علاقوں کو زار ہائی روس نے روسی ملکت میں شامل کیا اور روسی ملکت کی نو آبادیاں (colonies) تھیں۔ اُنہیں ملکت روس کے اصل علاقوں کی حیثیت ماضی میں حاصل تھی نہ آب ہے۔ آخر زار ہائی روس اور سابق سو سو تین کے معاملے میں ملکت کے اصل علاقوں اور نو آبادیاں میں فرق کے اصول کو کیوں تصریح از کر دیا گیا ہے؟

جہود یہ مچھنا اور روس میں زبردستی شامل کیے گئے دیگر مسلم علاقوں کے عوام کی طرف سے آزادی کی تحریکوں کے سلسلے میں اقوام تحدہ کی طرف سے ۱۹۷۰ء میں اختیار کردہ نوآبادیات اور مستقرات کو آزادی دینے کے اعلان [Declaration of De-colonialization] کو کیوں نہیں لالگو کیا جاتا؟

مچھنا اور زار ہائی روس میں زبردستی شامل کیے گئے دیگر مسلم علاقوں کی نوآبادیاتی حیثیت سے متعلق تمام تاریخی حقائق کو پس پشت ڈال کر یہاں کے مسلمانوں کی تحریکات آزادی کو "روس کی علاقائی سلامتی کے سلسلہ بین الاقوامی حق" کے پس منظر میں مرکزے بنادوت قرار دیا جا رہا ہے۔ جو بین الاقوامی قانون کے ساتھ ٹھیکین مدنظر ہے۔ حکوم اقوام کا "حق خود اختیاری" بین الاقوامی قانون کا حصہ نہیں ہے؟

فنا لٹل ٹائمز [Financial Times] کی ۲ جنوری کی اماعت کے اواریے میں اس مسئلہ کی

طرف ان الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے:

"The Helsinki process, which gave birth to the CSCE — now OSCE — accepted the principle that respect for human rights was of international interest, not just a domestic concern in any country: It also recognised that respect for international boundaries must be counter-balanced by recognition of the right to self-determination: neither principle could be regarded as paramount."

"ہیلسکی اجتماعات کے دوران، جن کے شے میں CSCE نے جنم لیا۔ جسے اب OSCE کہا جاتا ہے۔ اس اصول کو تسلیم کریا گیا ہے کہ انسانی حقوق کا احترام میں الاقوامی ذمہ داری ہے۔ یہ کسی ملک کا محض داخلی مسئلہ نہیں ہے۔ ہیلسکی اجتماعات نے اس اصول کی بھی مستقری دی کہ بین الاقوامی سرحدات کے احترام کے اصول کی پاسداری اقوام کے حق خود اختیاری کی تحدید اور کی جانب چاہیے۔ ان دونوں اصولوں [بین الاقوامی سرحدات کا احترام اور حکوم اقوام کا حق خود

اختیاری امیں سے کسی کو بھی دوسرے پر مقدم نہیں سمجھا جاسکتا۔^{۲۶}

فنا نسل نامزد کے ادارے سے مانعہ اس اقتباس میں دو بالوں کی طرف توجہ دلانی گئی ہے اور یہ دونوں ہی باتیں پھینپھی کی صورت حال پر منطبق ہوتی ہیں۔ اگرچہ اس وقت سیاق عبارت کے حوالے سے خط کشیدہ حصہ زیادہ متعلق [relevant] ہے۔

الانسانی حقوق کے احترام کے حوالے سے بھی پھینپھی کی صورت حال کو روس کا داخلی معاملہ نہیں قرار دیا جاسکتا۔ چنانچہ اس حوالے سے بھی بین الاقوامی برادری کا کردار اپنی ذمہ داریوں سے پہلوتی پر مبنی ہوا ہے۔

روسی جرائم مافیا کن لوگوں پر مشتمل ہے؟

مکوم اقوام کے حق خود اختیاری سے متعلق اپہر جو سوال اٹھایا گیا ہے وہ، بوجودہ، ماسکو اور دیگر مغربی دارالحکومتوں کے لیے قابل توجہ نہیں ہے۔ اس اصل اور بنیادی اہمیت کے سوال سے توجہ ہٹانے کے لیے نیز چین حکومت اور عوام کو بین الاقوامی برادری اور یورپی رائے عامہ میں لفت کا لشانہ بٹانے کے لیے رو سیوں نے ایک پرزور پروگریمنڈہ اسم شروع کی، جس کے ذریعے یہ تاثر دیا گیا کہ پوری چین قوم کا تعلق ایک ایسی بین الاقوامی جرائم مافیا سے ہے جو تحریب کاری، سُل دہشت گردی اور مشتمل جرائم کے ذریعہ نہ صرف روس بلکہ پورے یورپ کی امن و سلامتی کو تباہ و بر باد کرنے پر تعلی ہوئی ہے۔ مغربی ذراائع ابلاغ اور دارالحکومتوں نے بھی رہنمی فیڈریشن سے وابستہ مغرب کے اقتصادی اور سیاسی مفادات کی تجہداشت کے فرضیہ سے مغلوب ہو کر اس رویہ پروگریمنڈہ کو رواج دینے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ روسی فیڈریشن اور خاص کردار الحکومت ماسکو جس طرح سے "روسی جرائم مافیا" کی گرفت میں ہے، اس پر ایک مفصل رپورٹ نیوزویک اکتوبر کے شمارے میں مانع ہوئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق روسی جرائم مافیا کی کاروائیوں کا درآمد پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ رپورٹ میں زندگیاں گیا ہے کہ اس مافیا میں اکثر روس سے ہے، بجزت کرنے والے بیوی تارکین وطن شامل ہیں۔ رپورٹ کی ذمیں سرخی ہی میں سوال کیا گیا ہے کہ "کیا روسی جرائم مافیا دنیا کا سب سے خطرناک جرائم سینڈیکٹ ہے؟" روسی جرائم مافیا کن لوگوں پر مشتمل ہے اس بارے میں رپورٹ سے ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

"..... Members of a nefarious alliance of ex-KGB men, corrupt officials and freed thugs from the Soviet era."

"..... اس میں KGB سے وابستہ سابق اہل کاروں پر مشتمل بدمعاش کے ایک سینڈیکٹ کے ممبران، بد عفوان افسران اور [جنیوں سے] ابھا کیے گئے سابق سویت عمد کے غنڈے شامل ہیں۔"^{۲۷}

کسی قوم کا ایک مخصوص طبقہ جرائم سے وابستہ ہو سکتا ہے۔ چین قوم بھی اس امکان سے مستثنی نہیں ہو سکتی۔ لیکن پوری چین قوم کو روی اور مغربی ذراائع ابلاغ میں جس طریقے سے جرائم پیشہ، خندڑے، لثیرے اور امن کے دشمن بنا کر پیش کیا گیا، اس کی ایک خاص غرض و غایت تھی جس کی طرف ہم اور اخراج کر پکے ہیں۔ مغربی دارالحکومتوں اور ذراائع ابلاغ کی اس روشن کو خود مغرب میں بھی زبردست تقتید کا پدف بنایا گیا۔

"پورٹ آن جپنیا" میں لکھتی ہیں:

"Secondly, the whole racist insinuation linking the Chechen nation to mafia bands is undignified and unworthy of being repeated by any civilized government in the way it has."

"دوسری بات یہ کہ نسلی [تصب پر مبنی] یہ تمام طعن و تحریک، جس کے ذریعے چین قوم کا رشتہ مافیا گروہوں کے ساتھ جوڑا گیا، نہ صرف وقار اور نہائیگی کے خلاف ہے بلکہ اس قابل بھی نہیں ہے کہ کسی بھی مذہب حکومت کی طرف سے اس کا اس طریقے سے احادہ کیا جائے جیسا کہ کیا جاتا رہا ہے۔"

کیوں نہ یہ ڈرول پر ڈلتے ہوئے کہتے ہیں:
یونیورسٹی آف لیپلینڈ کے سلو نائسن ہرالاروسی مافیا کی ذمہ داری کریملن میں موجود سابق

"In reality the mafia in Russia is a huge problem with a strong footing in the structure of society. Those responsible for that problem are most certainly the former communist leaders in the Kremlin."

"در حقیقت روس میں [جرائم] مافیا ایک بہت بُرا مسئلہ ہے جس کی بینادیں معاشرتی ڈھانچے میں مشتمک ہیں۔ اس معاشرتی برائی کی یقینی ذمہ داری کریملن کے سابق کیوں نہ زمانہ پر عائد ہوتی ہے۔"

اس بات میں کسی نہ کسی کی تکانش نہیں کہ چین عوام اور منتخب حکومت کا رشتہ جرائم مافیا سے جوڑنے سے متصل اس روی گیندہ میں حقائق کو توڑ مرد کر پیش کیا گیا۔ اور ایک خاص مقصد حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ جیہنیا میں اگر جرائم مافیا سے تعلق رکھتے والے افراد یا گروہ سرگرم عمل بھی تھے تو وہ صدر دو دائیف کے مقابلے کیمپ سے تعلق رکھتے تھے۔ بالآخر دیگر ان کا تعلق ماسکو کے اُن گماشتوں سے تھا جو صدر دو دائیف کی حکومت کا تنہیہ اللہا ہا ہتھ تھے۔

بقول تمارا دراگادزے:

"The Chechen mafias supported the opposition to

Dudayev. Today, those Chechen political representatives selected by the Russian government to support their intervention some of whom may also have mafia links, are Moscow based. Being targeted rather than supported by the powerful maias, President Dudayev can hardly be their representative and the whole Chechen nation even less so."

"چین مافیا گروہوں نے صدر دودا یف کے مخالفین کی امداد و تائید کی۔ آج روی حکومت کی طرف سے جن سیاسی نمائندوں کو روی مدد اخالت کی تائید کے لیے منتخب کیا گیا ہے، اور جن میں سے کچھ کے رشتے جرائم مافیا سے بھی استوار ہو سکتے ہیں، وہ ماں کوئے متعلق رکھتے ہیں۔ صدر دودا یف، جو مافیا گروہوں کی حمایت کی جانے اُن کی مخالفت کا لڑاکہ تھے، کسی بھی صورت میں اُن کے نمائندے قرار نہیں دیے جاسکتے۔ اور پوری چین قوم کے جرائم مافیا سے متعلق کا امکان اس سے بھی کم ہے۔"

یونیورسٹی آف لوئیز وائل، کٹائی کے وزیریگا پروفیسر اور ممتاز روی ماہر اقتصادیات الیکٹری ایڈیو موف ماں کوکے حکراں کی اس دلیل کو مسترد کرتے ہوئے کہ منظم جرائم پر کشتوں کے لیے چینیا میں فوجی مدد اخالت ضروری تھی، لمحتہ میں:

".....But can you eradicate crime with air raids or blast it with artillery fire? The Bitter irony of the situation is that while ordinary Chechens (and Russins) are dying in bombings of Grozny or are fighting in trenches around it Chechen mafia bosses are quietly sipping champagne in their Moscow apartments."

".....لیکن کیا آپ جرم کو ہوائی حلول سے ختم کر سکتے ہیں؟ یا کیا آپ جرم کو توپخانے کی گولہ باری سے تباہ کر سکتے ہیں؟ صورت حال سے متعلق بدترین استنزاؤ یہ ہے کہ جہاں عام چین آبادی (اور روی شہری) گروزني پر ہونے والی بمبardی کے تsequیج میں زندگی سے پاٹھ دھو رہے ہیں، اور یا پھر دار الحکومت کے قرب و جوار میں خندقوں میں سورچہ زدن ہو کر لڑ رہے ہیں، وہاں چین مافیا کے سربراہان ماں کو میں اپنی بہائش گاہوں میں بڑے منزے کے چیپسین کی چکیاں لگا رہے ہیں۔"

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی قوی سلامتی کے سابق مشیر زبانگیو بیرز لسکی نے امریکی حکومت کی طرف سے چینیا سے متعلق روی حکومت کے سرکاری موقف کی تائید و حمایت پر تقدیم کرتے ہوئے لکھا:

"The line out of the State Department and the White House has basically corresponded to the official Russian version. According to it, at stake is law and order..... No reference to the failed Russian efforts to destabilise Chechnya through hired thugs and disguised Russian mercenaries; no mention of the tragic history of the Chechens, of their prolonged struggle for independence and of their Kremlin - mandated near-genocide 50 years ago."

"امریکی سٹیٹ ڈپارٹمنٹ اور واٹ ہاؤس کی طرف سے اختیار کردہ موقف بنیادی طور پر روس کے سرکاری موقف سے مطابقت پر مبنی ہے۔ اس موقف کے مطابق [روسی معاشرے میں] امن و امان داد پر لگے ہوتے ہیں۔ جیہنیا میں عدم استحکام پیدا کرنے کے لیے اجرتی بد معاشرل اور کرانے کے سپاہیوں کے ذیع روس کی طرف سے کی جانے والی ناکام کوششوں کی طرف کوئی اشارہ نہیں، جیہن عوام کی اندوہناک تاریخ کا کوئی ذکر نہیں۔ آزادی کے لیے ان کی طربی چدوجہد اور پیاس سال قبلى کریمیں کی گرانی میں ان کی نسل کشی [تقرباً قتل عام] اکا بھی کوئی حوالہ نہیں دیا جاتا۔"

ہمارا مقصد را صل اس حقیقت کی طرف توجہ دلانا ہے کہ جیہنیا میں روسی حملہ اور فوج کے داخلہ سے قبل اگر جرام مافیا سرگرم تھی تو اس کی باغ ڈور کریمیں کے مکرانیں کے پاٹھ میں تھی۔ صدر دودا نیف اور اُن کی حکومت تو جرام مافیا کی دہشت گردی اور تحریب کاری پر مبنی کارروائیوں کا نکانہ تھے۔ چنانچہ اگر اسنی ولادتی کا سندھ تھا بھی تو یہ کریمیں کے گماشتوں، اجرتی غنڈوں اور کرانے کے سپاہیوں کی طرف سے پیدا کردہ تھا۔ لیکن صدر میں اور کریمیں کے حکام نے بڑی ڈھنڈتی اور بے فرشی سے جیہنیا میں لانا نویت اور بد امنی کے لیے جیہن منتخب حکومت کو ذمہ دار ہمارتے ہوئے ملکت روس کی ولادتی کی خاطر سلح فوجی مداخلت کے ذیلے اس کا تختہ اللہ کے محل کو جائز تثابت کرنے کی کوشش کی۔ کم از کم مغرب اور ریاست ہائے تندھے اور کمگہی حد تک یہ کہا جاسکتا ہے کہ انہیں کریمیں کے حکام کی اس سراسر بھوٹ پر مبنی منطق کے گھوٹکے پن کا بخوبی علم تھا۔ لیکن انہوں نے روس سے متعلق اپنے اقتصادی اور سیاسی مظاہرات سے مجبوہ ہو کر سلمی جیہنیا میں انسانی حقوق کی صریح خلاف ورزیوں اور بین الاقوامی تعلقات سے متعلق خود اپنے وضع کر دیگر اصولوں کی پامالی سے چشم پوشی کی پالیسی اختیار کیے رکھی۔

مغرب اور امریکہ کا کردار: نئے عالمی نظام کے بنیادوں کی تربیخ

نئے عالمی نظام کے تناظر میں مغرب اور روس کا امریکہ کے سیاسی مفادات کا تھامنہ ہے کہ سابقہ سودت یونین سے نام مناد آزادی حاصل کرنے والے مسلم ممالک اور روی فیدریشن میں زبردستی شامل کیے گئے مسلم علاقوں پر روی گرفت مستحکم کرنے میں کریم کو بر احمد کی مدد فراہم کی جائے۔ تا کہ روس کے کردار کو ایک بالادست طاقت کی حیثیت سے مستحکم کیا جائے۔ مغرب اور امریکہ مشرقی یورپ کی عیسائی ریاستوں کو NATO کی سلامتی کی چھڑی ملے لانے کے بعد میں سابقہ سودت یونین کے تمام علاقوں میں ماسکو کو ہر قسم کی انداد و احانت کا سختق بھجتے ہیں۔ ٹائید مغرب اور امریکہ کے لیے یہی وہ واحد طریق ہے جس کے ذریعہ مغربی تہذیب اور مغربی سیاسی، تہذیب اور اقتصادی نظاموں کے لیے "خطہ بن کر ابھرنے والی اسلامی بیداری کی لہر" کو سطحی ایشیا، سابقہ سودت یونین اور روی فیدریشن کے مسلم علاقوں کے راستے یورپ تک پہنچنے کے روکا جاسکتا ہے۔

"الانیت کی فلاح و بقا کے لیے ضروری" اس اہم مقصد کے حصول کے لیے مسلم چینیا، مسلم بوسنیا، مسلم کشیر اور مسلم فلسطین کی قربانی درستا ضروری ٹھہر پکا ہے۔ چینیا میں روی انوج کے ہاتھوں نئے شہریوں کے قتل عام پر امریکی حکومت کی خاموشی کا تجزیہ کرتے ہوئے اٹر نیشل، بیرون الدُّرُّانیوں نے ۱۹۹۵ء کی اشاعت کے ادارے میں لکھا:

"It results from the fact that the United States continues to support the purpose of Russia's intervention and has been unable to get from there to a publicly comfortable or coherent place in regard to the brutal tactics by which the Russians are trying to achieve it."

"امریکی [ابے علی] اکا سبب یہ حقیقت ہے کہ امریکہ روس کے حق مدافعت کی تائید و حمایت چاری رکھے ہوئے ہے۔ امریکہ اس بات میں ناکام رہا ہے کہ وہ رویوں کی طرف سے اس [حق مدافعت] کو حاصل کرنے کے لیے اختیار کردہ ظالماً نہ چالازیوں کے سلسلہ میں اپنی موجودہ پالیسی سے بہت کر عوای طور پر زیادہ قابلِ اطمینان یا مر بوط موقف اختیار کرے۔" ۳۳

دوسری مغربی طاقتوں کا رد عمل بھی امریکہ سے مختلف نہیں رہا۔ دراصل خطے میں مغرب اور امریکہ کے مفادات کی یکساں تھی اس بات کی مستحاضی ہے کہ دونوں کے موافق میں یکساں تھی رہے۔

بقول سعل نائستین ہر الٰہ

"Western countries seem to be reluctant to risk their

vast potential Russian market even when a whole nation is being destroyed. One may wonder if western leaders do consider former Soviet citizens to be human beings ... Military operations in former Soviet republics to help former communists to stay in power have all been accepted as 'peacekeeping operations'."

"یوں لگتا ہے کہ مغربی ممالک زبردست امکانات کی حامل روسی منڈی کو گناہ نے کا خطرہ اس صورت حال میں بھی لینے کے لیے تیار نہیں، میں جب کہ ایک پوری قوم کو تباہ و بر باد کیا جا رہا ہے۔ خداخبر مغربی زعامہ سابق سوویت شریون کو انسان بھی سمجھتے ہیں؟... سابق گھبواںٹل کو اقتدار سے چھڑنے کے عمل میں مدد دینے کی غرض سے سابق سوویت ریاستوں میں تمام روسی فوجی کارروائیوں کو "بھالی امن کی کارروائیوں" کے طور پر قبل کر لیا گیا ہے۔"

"چھینیا کی آزادی = روسی فیدریشن کا خاتمه"-- ایک تجزیہ

چھینیا کو بزور شمشیر از سر نوروی فیدریشن کی صدود میں شامل کرنے اور وہاں کی منتخب قیادت کے ساتھ مذکورات سے الہار کے حق میں کریملن کے حقام نے ایک اور جواز یہ پیش کیا کہ اگر چھینیا کی آزادی کی تحریک کو نہ چھلا گیا، تو روسی فیدریشن میں شامل دیگر جمہوریاں اور خود محنتار علاقوں میں مرکز گزیر رجہنات کو تقویت ملے گی۔ جو بالآخر روسی فیدریشن کا ٹھیرازہ بھرنے کا باعث بنیں گے۔ رو سیلیں کی اس منطق کا تجزیہ کیا جانا بھی ضروری ہے۔ بظاہر اس منطق میں وزن ہے۔ مغربی ایشیا کے علاوہ بعض مسلم اور حتیٰ کہ پاکستانی تجزیہ ٹاروں نے بھی اس منطق کو رواج دینے کی کوشش کی۔ لیکن سوویت یونین کے انہدام کے بعد روسی فیدریشن میں مرکز اور نام شناخت خود محنتار جمہوریاں کے مابین علاقوں کی تاریخ اس منطق کو یکریغط ثابت کرتی ہے۔

علاقوں کی حدود کے تعین کے عمل کے لحاظ سے سابق سوویت یونین اور موجودہ ریشن فیدریشن میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جس طرح سابق سوویت یونین میں شامل یونین جمہوریاں کے درمیان سرحدات کی تکمیل کے عمل میں قصداً یہ کوشش کی گئی تھی کہ مختلف لسلی گروہوں کو مختلف پڑویں جمہوریاں میں تقسیم کر دیا جائے۔ بعینہ اسی اصول کو روسی فیدریشن کے اندر شامل کیے گئے لسلی گروہوں اور ان کے لیے مختلف علاقوں کے تعین کے وقت بھی پیش نظر رکھا گیا۔ اس عمل کے ذریعے مختلف لسلی گروہوں کو روسی فیدریشن کی کئی علاقوںی وحدتوں میں تقسیم کیا گیا۔ مثلاً سائبیریا میں بربیات [Buryat] لسلی گروہ کو بربیاتیا، چٹاکارائی اور اکوتک کرانی کے تین علاقوں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک ہی لسلی گروہ کے

افراد کو مختلف علاقوں میں تقسیم کرنے کے اس عمل کا مقصد متعلقہ نسلی گروہ میں یا گلگت اور اتحاد میں رخنے ڈالنا تھا۔ یہی عمل دیگر علاقائی وحدتوں میں دیگر نسلی گروہوں کے ساتھ کیا گیا۔^{۳۵} سوویت یونین کے انسدام کے بعد ان نسلی گروہوں میں اپنی مجموعیاں اور ٹکایات مکمل کر بیان کرنے اور سابق سوویت یونین میں اُن کے ساتھ کی گئی زیادتیوں پر احتجاج کرنے کا حوصلہ پیدا ہوا، جس نے بتدیجِ قوم پرستی، خود منصاری اور بعض صورتوں میں مرکز سے مکمل آزادی کی تحریکوں کی ٹھیکانہ انتیار کرنا ضرور کر دی۔

سابق سوویت یونین کی مرکزیت پسند اقتصادی پالیسیوں کا درود بھی روی فیدریشن کی خیر روی علاقائی وحدتوں میں مرکز سے نفرت کے چنیات کی تقدیم کا باعث بنتا ہروع ہو گیا۔ سائیبریا، روس کے ہرق اقصیٰ کے علاقوں، تاتارستان، بکھر توستان اور کی دیگر جمہوریاں اور علاقائی وحدتوں کی طرف سے یہ ٹکایات مختصرِ عام پر آنے لگیں کہ اُن کے اقتصادی مفادات کی محدودیت کے لیے مرکز نے کوئی کردار ادا نہیں کیا ہے۔ چنانچہ مرکز سے "حسب سابق وابستگی" کے خلاف عوامی چنیات کا اظہار ہونے لگا۔ اس تماضر میں، سوویت یونین کے انسدام کے بعد ایک سال [یعنی ۱۹۹۲ء] اُنک، یعنی لگبڑہ تھا کہ سابق سوویت یونین کی طرح روی فیدریشن بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائے گی۔ ۱۹۹۳ء میں صدر یلسن، ان خطرات کا ادراک کرتے ہوئے، معابدہ وفاق [Federation Treaty] پر جمپنیا اور تاتارستان کے علاوہ باقی تقریباً تمام علاقائی وحدتوں اور جمہوریاں سے دستخط لینے میں کامیاب ہو گئے۔

دوسری طرف سبیر۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء میں صدر یلسن اور روی پارلیمنٹ کے درمیان اقتدار کی جنگ میں صدر یلسن کی کامیابی سے کمی حد تک یہ خدشات کم ہو گئے کہ روس ایک بار پھر استبداد اور ڈیکٹیٹری شہپر کے احیاء کی جانب گامزن ہے۔ چنانچہ علاقائی وحدتوں اور جمہوریاں کی طرف سے کمی نہ کسی درجے میں مرکز سے استقلال حاصل کرنے کی تحریکیں کچھ عرصہ کے لیے ماند پڑ گئیں۔^{۳۶} کمی درجے میں گرمائیں جب نے روی دستور کا مسودہ تیار کیا جا رہا تھا تو اس میں علاقائی وحدتوں اور جمہوریاں کے اقتدار اعلیٰ [sovereignty] کو تسلیم کیا گیا تھا۔ لیکن صدر یلسن نے پارلیمنٹ کے ساتھ اقتدار کی کشمکش میں کامیابی کے بعد دسمبر ۱۹۹۳ء میں نے دستور کو سرکاری طور پر مستقر کرنے سے قبل علاقائی وحدتوں اور جمہوریاں کے اقتدار اعلیٰ سے متعلق اس میں شامل حق کو خارج کر دیا۔ چنانچہ روی کے مختلف علاقوں میں مرکز گیر رہنمای ایک بار پھر مختصرِ عام پر آتا ہروع ہو گئے۔ اگرچہ دستور کی مستقری کے منفرد کارائے گئے استعواب میں اکثر جمہوریاں اور علاقائی وحدتوں میں رائے دہندگان نے اس کے حق میں ووٹ دیے، تاہم یہاں ایک اور حقیقت کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے۔ نے روی دستور کے مطابق علاقائی وحدتوں اور جمہوریاں کو خود اپنے دستیار انتیار کرنے کا حق حاصل ہے۔ اور اس حق کا استعمال کرتے ہوئے:

”...دوستائی علاقائی وحدتوں نے اپنے دساتیر تیار کر لیے ہیں۔ تقریباً تمام علاقائی دساتیر کسی نہ کسی شکل میں اتحادِ اعلیٰ [sovereignty] سے متعلق اقرار و اعلان پر مشتمل ہیں۔“^{۲۹}

کوئی [Komi] اور کاریلیا [Karelia] جمہوریاں کو بھجوڑ کر تمام دیگر جمہوریاں کے دساتیر براہ راست و فاقی دستور سے مگر اور تضاد پر مشتمل ہیں۔ ان دساتیر میں زمین [land] اور وسائل [resources] کو متعلق جمہوریہ کے عوام کی ملکیت قرار دیا گیا ہے۔ جمہوریہ تائیوا [Tyva] اور یا قوتیا [Yakutia] کے دساتیر تو امن و امان کے قیام اور حقیقت کو دفاع سے متعلق و فاقی اختیارات کو بھی تسلیم نہیں کرتے۔^{۳۰}

اس تمام بحث سے ہمارا مقصد اس تجھے پر پہنچنا ہے کہ روی فیدریشن کی جمہوریاں اور علاقائی وحدتوں میں مرکز سے استقلال کی تحریکیں داخلی [indigenous] میں اور یہ کھنقاً درست نہیں ہے کہ جمہوریا کی آزادی تسلیم کیے جانے کی صورت میں دیگر جمہوریاں بھی استقلال کی راہ پر چل لکھتیں۔ اس حقیقت کا اور اس میں حکومت کو بھی ہے۔ چنانچہ میں حکومت ۱۹۹۲ء کی فیدریشن ٹریشی اور دسمبر ۱۹۹۳ء میں اختیار کیے گئے تھے روی دستور کے باوجود نہ صرف علاقائی وحدتوں اور جمہوریاں کے وفاقی دستور سے متصادم دساتیر کو قبول کرنے پر بھجوڑ ہے، بلکہ وہ مرکز اور علاقائی وحدتوں میں اتحاد و اختیارات کی تقسیم کے لیے متعدد جمہوریاں کے ساتھ دو طرف [bilateral] معابدات کے لیے مذاکرات کے عمل میں بھی مصروف ہے۔ میں حکومت اب تک تاتارستان (فروی ۱۹۹۳ء)، کبارڈسنو بلکاریہ، بخشور توسن (اگست ۱۹۹۳ء) اور شانی اویسیشیا کے ساتھ دو طرف تقسیم اختیارات کے دو طرف معابدات پر دستخط کر چکی ہے۔ جمہوریہ بریتیا، جمہوریہ ادھوریا، کراسنودار ریجن اور اورنبرگ اوبلاست [oblast] اور کسی دیگر علاقائی وحدتوں کے ساتھ تقسیم اختیارات کے معابدات پر دستخط کے لیے مذاکرات چاری میں۔

روس فیدریشن میں مرکز اور تقریباً تمام علاقائی وحدتوں کے ما بین تقسیم اختیارات کے لیے جو جنگ ہو رہی ہے اُس کی صحیح تصویر ریڈ یو فری یوپ اریڈ یو لبرٹی کی ریسرچ رپورٹ میں یہ پیش کی گئی ہے:

“At present every territorial unit is out for itself only, each competing with all the others in what is perceived as a zero - sum game.”

اس وقت ہر علاقائی وحدت اپناراگ الپ رہی ہے۔ ہر علاقائی وحدت دوسروں کے ساتھ ایک ایسی مسابقت [zero-sum game] میں مصروف ہے [جس میں حریف

کھلڑی یکاں صلاحیت کے حامل میں اور اجوبے تیجہ تصور کی جا ری ہے۔ ۳۸۔

مرکز اور علاقائی وحدتوں کے مابین اور خود علاقائی وحدتوں کے درمیان جاری اس کش مکش کے اصل اسباب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے درج بالا پورٹ میں مہماگیا ہے:

"Tension between the republics and regions is fanned by the fact that the present Federal System is not perceived as equitable by the majority of Russia's regions - the Krais and oblasts."

"بھروسیا اپنی اور علاقائی وحدتوں کے مابین کھیدگی کو اس حقیقت کی بدولت تقویت مل رہی ہے کہ روس کی اکثر علاقائی وحدتوں کی طرف سے وفاقی نظام کو منظمه نہ نہیں سمجھا جا رہا ہے۔" ۳۹۔

معیشت اور احالت کے موجودہ ڈھانچے بھی، جو سو سو ستمہ سے ورشہ میں سطے ہوئے ہیں، علاقائی وحدتوں کے مابین اور مرکز۔ ریجن ٹعلقات کے حوالے سے منظمه بنیادوں پر باہمی اقتصادی مفادات کی پاسداری کے عمل میں علاًماً مراہم ہو رہے ہیں۔ اس ساری بحث کا ایک ہی تیجہ لکھتا ہے کہ ماسکو۔ جنپن تنازع سے قطع نظر روی فیدریشن میں مرکز۔ ریجن ٹعلقات میں ہاستواری اور مرکز سے استقلال کے رجامات ایک بنیادی مسئلہ ہے جس کی متعدد وجوہات ہیں۔ اور جس کو حل کرنے میں نہ تو ۱۹۹۲ء کی "فیدریشن ٹریڈی" کا سیاہ ہو سکی ہے اور نہ دسمبر ۱۹۹۳ء میں روی فیدریشن کے لیے اختیار کیا گیا نیا وفاقی دستور اس سلسلے میں اٹھیا۔ بخش تنخ کا حامل ثابت ہو رکا ہے۔

روی وفاق کو بھانے کی دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو یہ کہ کریملن کے مکران پھر سے سو سوت اور زار شاہی ستمہ کے استبدادی سکنڈوں کو استعمال کرتے ہوئے علاقائی وحدتوں میں مرکز سے استقلال کی تحریکوں کو بچل دیں۔ اور یا پھر تمام علاقائی وحدتوں کے ساتھ دو طرفہ معابدات کے ذریعہ مرکز اور متعلقہ ریجن یا جمیویری کے درمیان اختیارات کی تقسیم کو متوازن بنایا جائے۔ سوزان گلارک اور ڈیوڈ گراہام ان دونوں احتمالات پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"The trend toward decentralization is evident: overall, despite occasional reassertion of power, Moscow's control and authority over the country's eighty-nine component parts is decreasing, while local demands for more control over their own resources and finances are rising. Also, while an authoritarian option is possible, such a regime might compound Russia's economic problems resulting in systemic economic failure. In the wake of such failure, the Russian

Federation's disintegration would become probable."

"المرکزت [اختیارات کی تفہیم کے عمل آکار جان نہیں ہے: کبھی کجھا ماسکو کی طرف سے اپنے اپ کو منو نے [کی کوشش] کے باوجود، ریاست کی تکلیف میں حصہ دار ۸۹ علاقوں پر بحیثیت بھوئی اس کا کشوری اور اختیار حکم ہو رہا ہے۔ جب کہ اپنے وسائل اور مالیات پر زیادہ کشوری کے لیے مقامی مطالبات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اگرچہ استبدادی نظام کے احیاء کا انتخاب بھی وارد ہے، تاہم توقع یہی ہے کہ اس طرح کا نظام روس کی اقتصادی مشکلات میں اضافے کا سبب ہے گا۔ جو بطور نظام [روس کی] اقتصادیات کی ناکامی پر منصب ہو گا۔ اور اس طرح کی ناکامی کے نتیجے میں روی فیدریشن کی ٹوٹ پھوٹ کا امکان ابھر کر سائے گا۔"

ماصل بحث یہ ہے کہ روی فیدریشن کی علاقائی وحدت میں مرکز سے استقلال کے لیے ہماری تحریکوں کا اصل سبب معاشی استعمال پر مبنی مرکز کی وہ پالیسیاں، میں جو سوت عمد کا درجہ ہیں۔ اگر یا مقصد مذکورات کے عمل کے ذریعہ ان غلط اور منفی پالیسیوں اور ان کے نتائج کے ازالہ کی کوششیں ہماری رہیں، اور ماسکودو طرفہ معابدات کی وساطت سے علاقائی وحدت میں جمورویاں کے ساتھ تقسیم اختیارات کی پالیسی ہماری رکھتا ہے، اور مرکز۔ ریجن تعلقات میں خرابی کی اصل وجہات کے نتائج پر قومہ مرکوز رکھتا ہے تو کوئی وجد نہیں کہ اس مشکل پر قابو نہ پایا جائے۔ مضط جمینیا کے اعلان آزادی کو ان مرکوز گیر زخمیات کے لیے ذمہ دار تھرا احتجاج سے روگدانی کے متراود ہے۔

کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ دسمبر ۱۹۹۳ء میں ماسکو کی طرف سے جمینیا میں سُلح افوج داخل کرنے سے عرصہ قبل وفاقي حکومت اور اُن جمورویاں کے درمیان مستقبل کے تعلقات کے حوالے سے سمجھتے ہو چکے تھے جہاں آزادی اور استقلال کی تحریکیں پڑیں جسیں ۱۹۹۴ء کے موسم گسام کے تاثارستان، بھکرو توستان اور یا قوتیہ جمورویاں نے مرکزی حکومت کے ساتھ علاقائی خود مختاری کے دو طرفہ معابدات پر دستخط کر دیے تھے۔ اور یوں اس بات کا کوئی امکان نہیں پہاڑتا کہ یہ جمورویا میں جمینیا کی تقلید کرتے ہوئے وفاق سے مکمل طیبہ گی کاراسٹہ اختیار کریں گی۔ اور روس کی علاقائی سلامتی کے لیے خطرہ بنیں گی۔

در حقیقت ہونا یہ چاہیے تھا کہ ان دو طرفہ معابدات کی مثال کی تقلید کرتے ہوئے جمینیا کی قیادت کے ساتھ بھی مذکورات کا عمل ہردوخ کر دیا جاتا۔ لیکن یہاں رویہوں نے جمین قیادت کی طرف سے اعلان آزادی واپس لینے کے طالبہ کو اپنی اناکا مسئلہ بتا لیا۔ اور بالآخر یہ بحثتے ہوئے جمینیا پر دھاروا بول دیا کہ جمین طیبہ گی پسندوں کو مزید ڈھیل دینے کے نتیجے میں روس کی علاقائی سلامتی کو زبردست خطرات دریش ہو سکتے ہیں۔

کیا جپنیا کی آزادی روس کی فوجی سلامتی اور اقتصادی استحکام کے لیے خطرہ ہے؟ رو سیوں نے جپن مسلم عوام کی نسل کنی کے جواز کے لیے ایک اور دلیل یہ پیش کی کہ چونکہ جپنیا روی فیدریشن کی فوجی سلامتی [military security] کے لیے اسلامی اہم علاقہ ہے اس لیے اسے آزادی کی راہ پر مندرجہ پیش قدمی سے روکنا بہت ضروری ہے۔ جپنیا رقبے کے لاملاز سے ایک چھوٹا علاقہ ہے جس کی کوئی فوجی اہمیت نہیں ہے۔ مساواۓ چارجیا کے ساتھ سرحد کے، یہ ایک محصور خطرہ ہے جس کے ارد گرد وسیع روی فیدریشن کے علاقے تیں۔ فوجی صفت کے لاملاز سے بھی روس کے مقابله میں جپنیا کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اس کی آبادی محض بارہ لاکھ لفوس پر مشتمل ہے۔ چنانچہ آزادی کی صورت میں یہ کسی بھی طور پر طاقتور روی فیدریشن کے لیے خطرہ نہیں بن سکتا تھا۔

جپنیا کی اقتصادی اہمیت کو بھی بہت بڑھا جھٹکا کر پیش کیا گیا۔ حالانکہ جپنیا میں موجود تیل کے ذخائر کا سائبیریا کے تیل کے ذخائر سے کوئی موازنہ نہیں ہے۔ جپنیا میں موجود قدر قی وسائل کے ذخائر جپن عوام کے لیے تو اہمیت کے حامل ہو سکتے ہیں، کیونکہ سبتاً جم کام آبادی کے تناظر میں یہ ان کی اقتصادی خوش حالی کا سبب بن سکتے ہیں۔ لیکن روی فیدریشن کو دستیاب وسیع معدنی دولت اور قدرتی ذخائر کے ساتھ موازنہ کی صورت میں رو سیوں کے لیے جپن معدنی دولت اور قدرتی وسائل یقیناً ہیں۔ اور ان کی عدم دستیابی سے روی معیشت پر کوئی زیادہ منفی اثر نہیں پڑے گا۔

در اصل جپنیا میں سُخ افوج داعل کر کے اُنمیں جپن مسلم عوام کے قتل عام کی کھلی اہمازت دینے اور جپن شری آبادی پر وحشیانہ سبماری کی پشت پر رو سیوں کی "ہم" اور "وہ" والی ذہنیت کا فرما پہنچے۔ رو سیوں نے جپن مسلم قومیت کو نیست و نایود کرنے کی کارروائیاں اٹھارویں صدی کے اواخر سے ہر دفع کیں جو آج تک ہاری ہیں۔ اس سلسلے میں رو سیوں کو بین الاقوامی قانون کی پرواہ ہے اور نہ اپنے دستور اور آئین کا لاملاز ہے۔ رو سیوں نے جپنیا میں انسانیت کی کس حد تک تندیل کی، اس بارے میں مفصل رپورٹیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ کوئلی اف یوپ کے تحقیقاتی مشن کی رپورٹ میں رو سیوں کے پاتھوں جپن مسلم عوام کے خلاف جن ہولناک جرام کی تفصیلات کا ذکر کیا گیا ہے، وہ رو سیوں کی وحشت و درندگی اور غیر روی [خصوصاً مسلم] تफقاڑیوں کے خلاف ان کی لا محدود نفرت کا منہ بولتا ہوتا ہے۔^{۲۳} رو سیوں کے جنگی جرام کو بین الاقوامی طوالت کا باعث ہو گا۔

جپنیا میں روی چارحیت اور بین الاقوامی قانون

جپنیا میں روی فوجی کارروائی بین الاقوامی قانون کی کھلی خلاف ورزی تھی۔ اور اس پر بین الاقوامی برادری کی خاموشی اور بے عملی کا کوئی جواز نہیں تھا۔ برطانیہ کی سڑیجک اسٹڈیزِ اسٹی ٹیوٹ میں سوہنست اروسی امور کے ماہر پروفیسر سٹیفن بلینک کے بقول:

و سلطی ایشیا کے مسلمان، نومبر - دسمبر ۱۹۹۵ء — ۱۹

"Indeed, as noted above, by massing 40,000 troops and equipment for them without notifying the OSCE, then bombing civilians, Russia openly flouted the agreements it signed five days earlier in Budapest and in 1992 in the Vienna round of the OSCE."

"در حقیقت، جیسا کہ پہلے ذکر ہوا، OSCE کو پیشگی اطلاع کیے بغیر [چچنیا میں] چالیس ہزار افواج اکٹھی کر کے اور ان کے لیے درکار فوجی ساز و میان میا کر کے، اور پھر شری آبادی پر بمباری شروع کر کے، روس نے کھل کر ان معابدات کی خلاف ورزی کی جن پر اس نے صرف پانچ دن قبل بدھاپٹ میں دستخط کیے تھے، اور جن پر اس نے ۱۹۹۲ء میں OSCE کے زیر انتظام ویامانڈا کرات کے دوران دستخط کیے تھے۔"

عمل ناٹین بر الاجمیونی کے خلاف روسی چارجیت کو بین الاقوامی مسئلہ قرار دیتے ہوئے تھے میں: "The Chechen question is a matter for international law also because of the grave violations of human rights committed by Russia. In the OSCE a doctrine has been adopted according to which human rights violations can not remain an internal question of the signatory state. Earlier, grave violations such as genocide have been explained in Western international law as international concerns, not merely internal questions."

"چچنیا کا مسئلہ انسانی حقوق کی ان صریح خلاف ورزیوں کی وجہ سے بھی بین الاقوامی قانون سے متعلق معاملہ ہے جن کا ارتکاب روس اگلی حملہ اور افواج اگلی طرف سے ہوا ہے۔ OSCE میں ایک اصول اختیار کیا گیا ہے جن کی رو سے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی رکن ملک کا داخلی معاملہ نہیں رہ سکتا۔ اس سے قبل لعل کثی جیسی خطرناک خلاف ورزیوں کو منفرتی بین الاقوامی قانون میں بین الاقوامی نوعیت کا عامل قرار دیا جا چکا ہے۔ اُنسین محض اگلی ملک کے داخلی مسئلے کے طور پر قبل نہیں کیا گیا۔"

چچنیا: روسی دستور کی قربان گاہ

صدر ملین نے چچنیا میں روسی سلطنت افواج بھجنے کے احکام دیتے وقت خود روسی دستور کی کئی شفول کی خلاف ورزیوں کا ارتکاب کیا۔ اتنے بڑے پیمانے پر فوجی کارروائی کرنے کے لیے دستور کی دفعہ ۸۷/۱۰۲ (ب) کے تحت حالت جنگ کا اعلان ضروری ہے۔ چچنیا پر حملہ کرنے وقت دستور

کی ان دفعات کو در خود احتفاء نہیں سمجھا گیا۔ ملک کے اندر فوج کی طرف سے سُلح کار و آسیں کے آغاز سے قبل دستور کی دفعہ ۸۸ اور دفعہ ۱۰۲ (C) کی رو سے متعلق علاقے میں ہٹھی میں حالت کا اعلان بھی ضروری ہے۔^{۳۵} لیکن جیسا کہ ہم پہلے بحث چکے ہیں کہ مکران کے مکران جپن علاقے اور جپن سلم عوام کو حلاً غیر تدوی سمجھتے ہیں اس لیے ان کے معاطی میں دستور کی ان شقتوں پر عمل ضروری نہیں سمجھا گیا۔ لیکن اس کے باوجود دعویٰ یہی ہے کہ جپنیا دستوری طور پر روسی فیدریشن کا حصہ ہے۔ درحقیقت کہ ملک کے حکام کی بیسی مقناد منطقہ بدھ انوفک سے گزونی مستقل ہونے والے روس۔ جپن مذاکرات میں کسی قسم کی بامعنی پیش رفت کی راہ میں سب سے بہتر کا واث بھی ہوئی ہے۔

دودا ایف حکومت کے اہل کاروں کی طرف سے جنگ کے دوران بھی کنفیدریشن ٹری پر دستخط کرنے کی پیشکش کی گئی جس کے تحت جپنیا کو مکمل طور پر داخلی خود مختاری حاصل ہوتی اور مرکز کو خارجہ امور پر کثرتوں حاصل ہوتا۔ لیکن کہ ملک کے مکران اونٹ نے مذاکرات کے لیے جپن سنتھ حکومت کی طرف سے کی گئی اس سے پہلی کی پیش کشون کی طرح اس پیش کش کو بھی مسترد کر دیا۔ رو سیوں نے طاقت کے غرور میں جپن "اعیار" کو نیست و تابو کرنے کا عمل چاری رکھا۔

بدھ انوفک میں شامل بامسیف اور اس کے ساتھی کہ ملک کے مکران اونٹ کی نہندیں حرام کر دینے والی کاروانی نہ کرتے تو خایداب نکل جپنیا کی سرزینیں پر روسی درندوں کی وحشیانہ کارروائیاں چاری رہتیں۔ اور مغرب اور بین الاقوامی برادری اپنے وضع کرده اصولوں اور قوانین کی صیرع خلاف ورزیوں کا تماشہ کرتے رہتے۔ ۳۰ جملانی کو فوجی معابدہ پر دستخط ہونے کے بعد جپنیا کے سیاسی مستقبل سے متعلق مذاکرات میں رو سی وفد کی ابتداء ہی سے یہ کوشش رہی ہے کہ مذاکرات کے عمل کو طویل تر کر دیا جائے۔

ماسکو کا تنازعہ صدر دودا ایف کی حکومت سے ہے جب کہ اس تنازعہ کے تصفیہ کے لیے وہ مذاکرات صدر دودا ایف کے مقابل، ماسکو نواز جپن گماشتوں سے کرتا ہے۔ ماسکو کی منطق یہ رہی ہے کہ جو نکل صدر دودا ایف باغی ہے، اور بطور صدر جپنیا اونٹ کا استحباب غیر قانونی تھا، اس لیے اس سے مذاکرات نہیں ہو سکتے۔ یہاں کہ ملک کے مکران اونٹ سے یہ پوچھا جاسکتا ہے کہ کیا بدھ انوفک میں ایک ہزار سے زائد رو سیوں کو یورپیان بنا نے والے شامل بامسیف، اسی کی منطق کے مطابق، رو سی دستور کی رو سے رو سی ریاست کا "باغی" نہیں تھا؟ اگر ایک ہزار "بڑے بھائیوں" کی جانبی پکانے کے لیے ایک باغی سے، کوئی اور نہیں، رو سی حکومت کے سربراہ وزیر اعظم چڑھنے دین مذاکرات کر سکتے ہیں، تو کیا ہمارا لاکھ کے قبیل جپن عوام کا مستقبل محفوظ کرنے کے لیے ایک کمتر درجے کا رو سی وفد صدر جو ہر دودا ایف سے مذاکرات نہیں کر سکتا؟ رو سیوں کا یہ مقناد اور دو غلارویہ بھائی خود اس بات کا واضح ثابت پیش کرتا ہے کہ پوری جپن "غیر روسی" قوم کو ایک ہزار رو سی پاشندوں کے برابر بھی تصور

نہیں کیا جا رہا ہے۔ آخر صدر جوہر دودا یف کے بطور صدر انتخاب کو کن بنیادوں پر غیر قانونی قرار دیا جا رہا ہے اُنہیں رائے دہندگان کی اکثریت نے ووٹ دے کر صدر منتخب کیا۔ بقول تمار اڑاگا درزے:

"Given the background of post-communism and, compared to the low turn-out also experienced in Russia proper at election time, the votes that went to him formed a majority."

"میسیز ٹرم کے نوال کے بعد کے حالات کوڈین میں رکھتے ہوئے، اور ایکشن کے دوران خودروں میں بھی ووٹ پڑنے کے رجحان سے موافذہ کرتے ہوئے [اگر دیکھا جائے]، تو جو ووٹ صدر دودا یف کے حق میں پڑے وہ [رائے دہندگان کی] اکثریت کی تشکیل کرتے ہیں۔"

چین "باغیوں" کے ساتھ مذاکرات کے آغاز کے باوجود نہ صرف صدر دودا یف کے ساتھ مذاکرات سے اکابر کر دیا گیا بلکہ ان پر خداری اور دہشت گردی کی پش پناہی کرنے کے الزامات عائد کرتے ہوئے ان کے خلاف وراٹھ گرفتاری حاری کیے گئے۔ کریملن کے مکرانوں نے چینیا کے معاملے میں کس طرح سے اپنے ہی دستور کا استعمال کیا، اس کی ایک مثال دستور کی دفعہ ۲۹ ہے۔ دستور کی دفعہ ۲۹ کے مطابق "ایسا پرویگنڈہ مسموع اور خلاف قانون ہے جس کی وجہ سے معاشری، لسلی، قومی یا مدنہ، ہی بنیادوں پر منافرت اور الشقاق پیدا ہو۔" روسیوں اور یلسن کی افاریمیشن شیزی نے پوری دنیا کو یہ تاثر دینے میں کوئی کسر نہیں پھوٹھی کہ پوری چین قوم کے افراد [یعنی چینی چین] ڈاکو [bandits] اور مجرم [criminals] میں۔ روی فیدریشن کے اندر جرام کے لیے چین قیادت کو ذمہ دار قرار دیتے ہوئے کہا گیا کہ ان جرام پر قابو پانے کی ایک ہی شکل ہے کہ "چینیا کے مجرم یا ڈاکو [criminal leader]" کا تختہ الٹ دیا جائے۔ کیا بغیر شہوت کے اس طرح کا پرویگنڈہ اور ایک پورے لسلی گروہ کو مجرم اور ڈاکو قرار دینے کا عمل یلسن استحکامیہ کی طرف سے دستور کی دفعہ ۲۹ کی صریح خلاف ورزی نہیں تھی؟ کیا اس پرویگنڈے سے پوری عالمی برداری میں چین قوم کے خلاف شدید نفرت کے جذبات ابھارنے کی کوشش نہیں کی گئی؟

طرفہ تماشا یہ ہے کہ صدر جوہر دودا یف کے خلاف جووارٹ گرفتاری حاری ہوئے، میں اس میں دستور کی دفعہ ۲۹ کی خلاف ورزی کا الزام بھی شامل ہے۔ دستور کی جس دفعہ کے تحت اکلیتیوں اور ان کے زمانہ کو تحفظ دریا مطلوب تھا، اس دفعہ کو ان کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ صدر جوہر دودا یف حکومت نے آزادی کا اعلان کر کے "روسیوں کے خلاف لسلی اور مدنہ، ہی بنیادوں پر نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی۔"

ماں سکو۔ گروزني مذاکرات: ماں سکو کی بد نیتی کا ایک مظہر

صدر دوداًسیف کو مختلف حیلوں بہانوں سے مذاکرات سے دور رکھنا رو سیوں کی بد نیتی کی پسلی دلیل ہے۔ اگر تاتارستان کی طرف سے اعلان آزادی کے باوجود اُس کی قیادت کے ساتھ اختیارات کی قائمیم کے منکر پر مذاکرات ہو سکتے ہیں، تو صدر جو بر دوداًسیف کے ساتھ کیوں نہیں ہو سکتے؟ فوجی معاملہ کے بعد اب تک تین ماه کے طولِ عرصہ کے دوران چینیا کے مستقبل سے متعلق مذاکرات میں کسی قسم کی پیش رفت کا نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے، کہ روسی ہاں بوجھ کر چینیا کا مسئلہ حل کرنے میں تاخیری حربوں سے کام لے رہے ہیں۔ چینیا میں فوجی مداخلت کے تجھے میں ماں سکو کی سیاست میں رونما ہونے والے بحران کے پس منظر میں (کم از کم دسمبر میں منعقد ہونے والے روسی پارلیمانی انتخابات تک) صدر یلسن اور ان کی حکومت چینیا میں *status quo* برقرار رکھنا چاہتا ہے ہیں۔ صدر دوداًسیف کو مذاکرات سے دور رکھنا دراصل خود مذاکرات کے عمل سے الکار کے مترادف ہے۔ چینی حکوم کی بھی ایسے بھوئے کو قبول نہیں کریں گے جو ان کے پڑھ کے لیے قابل قبول نہیں ہو گا۔ چونکہ روسی حکومت اس مرحلے پر مذاکرات سے صاف الکار کے تلاع کی تتمثیل نہیں ہے، اس لیے اس نے ایسا طریقہ کار دریافت کر لیا ہے کہ مذاکرات ہوتے ہوئے بھی مذاکرات نہیں ہیں۔ اور تیباہ چینیا میں *status quo* برقرار ہے۔

نام شناخت مذاکرات کے دوران رو سیوں نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ چینیا کے سیاسی مستقبل کا فیصلہ اس وقت تک مؤخر کر دیا جائے۔ جب تک نئے انتخابات کے تجھے میں چینیا کی "جاڑ" اور قانونی قیادت "سامنے نہیں آتی۔ جو رو سیوں کے ساتھ چینیا کے مستقبل کے سلسلے میں بات چیت کرنے کی مہاز ہو۔ اس حد تک تو ٹھیک ہے کہ یونکہ ایسی ہی ہے کہ اگر انتخابات آزاداً ہوئے تو صدر دوداًسیف یہ دوبارہ صدر منتخب ہوں گے۔ لیکن کیا قابض فوج کی موجودگی اور کٹھ پتلی حکومت کے بر سر اقتدار رہتے ہوئے آزاداً نہ انتخابات کا انعقاد ممکن ہو گا؟ اور کیا " مجرم " اور " ملزم " دوداًسیف کو ان انتخابات میں حرکت کی اجازت ہوگی؟ یہ ایسے سوالات ہیں جن کے جوابات تاحال واضح نہیں ہیں۔

چینی تازا نہ کا قابل قبول حل ایک بھی ہے کہ جمورویہ چین اچکیر یا کی آزادی کو تسلیم کر دیا جائے۔ جب تک رو سی قیادت حقیقت پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے تازا نہ کو اس کے صحیح تناظر میں بھجئے کی کوش نہیں کرتی۔ اور تیباہ [decolonialization] کا عمل ہر دفعہ نہیں کرتی۔ اس وقت تک نہ صرف چینی تازا نہ برقرار ہے گا، بلکہ رو سی فیڈریشن کے اندر چینی تازا نہ کی طرز پر کئی اور تازا نہ بھی اٹھ کر رہے ہو سکتے ہیں۔ نہ توروسی دستور اس قسم کے تازا نہ کا حل پیش کر سکتا ہے اور نہ بھی OSCE کی طرف سے تجویز کیے گئے نئے انتخابات ان کا حل ثابت ہو سکتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ

ایک طرف روس کے "اتحاد" [unity] کے تقدیس کو بہت زیادہ اہمیت دے کر اور دوسری طرف چین عوام کے حق خود اختیاری [right to self-determination] کو کیکر لفڑا نہ کر کے OSCE اپنے ہی اصولوں کو پس پشت ڈال رہی ہے۔

حوالہ

1. *The Nation*, June 19, 1995.
2. *Dawn*, June 16, 1995.
3. *The Nation*, June 17, 1995.
4. *The News*, June 17, 1995.
5. Ibid, June 16, 1995.
6. *The Nation*, June 18, 1995.
7. *The News*, June 18, 1995.
8. *Dawn*, June 20, 1995.
9. Ibid.
10. Ibid.
11. Ibid.
12. Ibid.
13. *The Nation*, June 16, 1995.
14. Ibid, June 17, 1995.
15. *Dawn*, June 20, 1995.
16. Richard Boudreaux, "Chechens Welcome End to Fighting," *Dawn*, June 25, 1995.
17. Soili Nysten-Haarala, "Does the Russian Constitution Justify an Offensive Against Chechnia?" *Central Asian Survey*, Vol. 14, No. 2, 1995.
18. John F. Baddely, *The Russian Conquest of the Caucasus* (London, 1908), p.97 as quoted by Moshe Gammer, *Muslim Resistance To the Tsar* (Farnak Cass and Company, London, 1994) p.34.
19. Moshe Gammer, op cit, p.34.
20. Ibid, p.20.
21. Ibid, p. 44.
22. Tamara Dragadze, "Report on Chechnya" prepared for the [British] parliamentary Human Rights Group and published in *Central Asian Survey*, Vol. 14, No. 3, 1995.
23. Zbigniew Brzeniski, "Us—Russia's Accomplice in Chechnya," *Dawn*, January 11, 1995.
24. Tamara Dragadze, op cit.
25. Soili Nysten-Haarala, op cit.
26. "Russia's Blind Alley," *The Financial Times* (editorial), January 6, 1995.
27. Dorinda Elliott and Melinda Liu, "Hostile Takeover," *Newsweek*, October 2, 1995, p. 16.

28. Tamara Dragadze, op cit,
29. Soili Nysten-Haarala, op cit.
30. Tamara Dragadze, op cit.
31. Alexei Izyumov, "Let Chechnya Go," *Newsweek*, January 9, 1995.
32. Zbigniew Brzezinski, op cit.
33. "America and Chechnya," *The International Herald Tribune* (editorial), January 11, 1995.
34. Soili Nysten-Haarala, op cit.
35. M. Applegate, *Siberia and the Russian Far East*, (Camberley, UK: Conflict Studies Research Center, 1994), p. 5.
36. Susan H. Clark and David R. Graham, "The Russian Federation's Fight for Survival," *Orbis*, summer 1995.
37. Ibid.
38. "Russia—A Troubled Future," *RFE/RL Research Report*, June 17, 1994, p. 8.
39. Ibid.
40. Clark and Graham, op cit.

۳۰۔ روی وفاق اور تاتارستان کے درمیان علاقائی خود مختاری کے مسئلہ پر تین سال تک مذاکرات چاری رہے۔ بالآخر فروری ۱۹۹۳ء میں وفاقی حکومت اور تاتارستان کے مابین قسم انتیارات کے ایک سمجھوتہ پر دستخط ہوتے۔ اس سمجھوتے کی رو سے تاتارستان ایک ایسی جماعت ہے جو ریشن فیریشن کے ساتھ قسم انتیارات کے باہم سمجھوتے اور وفاق اور تاتارستان کے دستیار کی شغل کے طبق مرتب ہوگی۔ فروری ۱۹۹۳ء میں اس سمجھوتہ پر دستخط ہونے کے بعد سے وفاق اور تاتارستان کے درمیان پانچ مزید سمجھوتوں پر بھی دستخط ہو چکے ہیں۔ یہ سمجھوتے ہاتھ تیس سچن کے لفاظ بہت سے متعلق اور، بیرونی تحریقی سرگرمیوں، دفاع اور داخلی امن و امن کے قیام سے متعلق وفاق اور تاتارستان کے انتیارات کے تعین سے متعلق ہیں۔

۳۱۔ اگست ۱۹۹۳ء میں صدر بوس ملٹی اور بکھر توستان کے صدر رفیعی رحیموف کے درمیان انتیارات کی قسم سے متعلق سمجھوتے پر دستخط ہوتے۔ اس معاہدے کی رو سے بکھر توستان کو وفاق کی حصہ اور اقتدار اعلیٰ کی حاملی ریاست تسلیم کیا گیا ہے۔ بکھر توستان کو اس معاہدے کے ذیلے وسیع انتیارات دیے گئے ہیں، جن میں یہیں کا لفاظ، آزادی، بھٹ سازی، مقاومتی قانون سازی، وسائل کی ملکیت، بیرونی تحریقی تعلیمات کا قیام، بین الاقوامی معاہدات میں شامل ہونے کی آزادی اور طاقتی قانونی سازی کے قام کی امانت حاصل ہیں۔ (مزید تفصیلات کے لیے دیکھ کلارک اور گرام جوالہ بالا)

42. For details see Shamim Akhtar, "Chechnya: Autonomy or Sovereignty?" *Dawn*, September 4, 1995.
43. Stephen Blank, "Russia's Real Drive to the South," *Orbis*, summer 1995.
44. Soili Nysten-Haarala, op cit.
45. Ibid. Also see Stephen Blank, op cit.
46. Tamara Dragadze, op cit.
47. Soili Nysten-Haarala op cit.
48. Ibid.